صہیونیت اور یہودیت ایک ہیں

رضی الدین سیّد ○

تحریک صہیونیت اصل میں اشکنازی یہودیوں نے شروع کی تھی، جو سرخ و سفید رنگت رکھتے ہیں اور مذہب سے جن کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔اس کا بانی تھیوڈور ہرزل تھا جس کے انتقال کے بعد چیم ویزمین تحریک صہیونیت کا چیرمین بنا اور قیامِ اسرائیل کے بعد وہی ملک کا پہلا صدر بھی بنا تھا۔ یہ لوگ یروشلم کے صہیون پہاڑ پر تختِ داؤد لانا چاہتے ہیں ۔ یاد رہے کہ لادینی اور مذہبی دونوں ہی قسم کے یہودی مل کر ایک ہی مقصد پر کام کر رہے ہیں کہ تخت داؤد کو لایا جائے اور صہیون پہاڑ پر رکھا جائے۔ یہ دونوں گروہ گریٹر اسرائیل کی بھی بات کرتے ہیں اور اس نکتے پر متفق ہیں کہ گریٹر اسرائیل بنانا ان کا خدائی حق ہے۔ان کی پارلیمنٹ اور کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ’’اسرائیل تیری سرحدیں فرات سے لے کر نیل تک ہیں‘‘۔ بلکہ وہ تو خیبر مدینے تک پر اپنا حق جتاتے ہیں، جہاں کبھی یہودی رہے بسے تھے ۔ اسرائیل نے ۱۹۸۸ء میں ایک سکہ جاری کیا تھا، جس میں دریائے نیل سے دریائے فرات تک کا علاقہ دکھایا گیا تھا۔لیکن وہاں کے اسٹیٹ بینک نے اس کی یہ کہہ کر تردید کی تھی کہ نقشے کی غلط تشریح کی جارہی ہے۔اسرائیلی پرچم پر بھی اوپر نیچے نیلی دو سیدھی لکیریں اسی نظریئے کی تائید کرتی ہیں۔

ان کے پروٹوکولز میں لکھا ہوا ہے کہ ’’ہماری حکومت قائم ہونے کے وقت ہمارے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کا باقی رہنا مناسب نہیں۔ضروری ہے کہ ہم ہر قسم کے اعتقادات (ایمانیات) کا خاتمہ کردیں‘‘۔(دستاویز نمبر ۱۴-۱۷)۔ان کا مذہبی عقیدہ ہے کہ ہم اعلیٰ ترین نسل اور خدا کے

○ کراچی

چنے ہوئے بندے ہیں۔ ہم تبلیغ بھی اسی لیے نہیں کرتے کہ ہماری نسل سب سے اعلیٰ ہے۔ اس لیے دوسری قوموں کو ہم اپنے اندر کیسے ملا لیں؟ یہی وجہ ہے کہ ان کی تعداد آج کل بھی دو یا سوا دو کروڑ سے کبھی زیادہ نہیں ہوسکی ہے۔ پروٹوکولز کے مطابق: ''ہم یہ چاہتے ہیں کہ دُنیا کی تمام مملکتوں میں ہمارے علاوہ صرف مزدور اور محنت کش طبقہ ہو''۔ جب ہماری حکومت قائم ہوگی تو ہم سب سے پہلے یونی ورسٹیوں کی تعلیم کی ازسرِنو تنظیم کریں گے'' (دستاویز نمبر بالترتیب ۷، ۹، ۱۶)

صہیونی یہودی دعویٰ کرتے ہیں کہ ساری دنیا ہمارے کنٹرول میں ہوگی اور اسے ہم اپنے ماتحت رکھیں گے۔ ہمارا ایک میگا کمپیوٹر ہوگا، جس میں ایک ایک شہری کا ڈیٹا رکھیں گے۔ اور جو ہماری خلاف ورزی کرے گا اسے سزائیں سنائیں گے۔ انھوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ دنیا کی ہر لڑکی ہماری لڑکی ہوگی۔

پروٹوکولز زور دیتے ہیں کہ ''ہم قتل عام کرائیں گے اور اپنے کسی مخالف کو معاف نہیں کریں گے'' (نمبر ۹)۔ دنیا میں بے حیائی پھیلانے کے ان کے جو طریقے ہیں، ان کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ امریکا میں انھوں نے ہالی وُڈ اسی مقصد کے تحت قائم کیا تھا۔ ہالی وڈ جب پہلی دفعہ آیا تھا تو انھوں نے کچھ بے شرمی کی باتیں شروع کی تھیں، جس پر سنجیدہ عیسائی چیخ اُٹھے تھے کہ ایسی فلمیں بند کرو جن کے نتیجے میں ہماری اخلاقی قدریں کمزور ہورہی ہیں۔ نتیجے میں صہیونی کچھ پیچھے ہٹے تھے۔ مگر پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی حِس کو سُن کرکے مطلوبہ درجے پر پہنچ گئے۔

چنانچہ اگر ہم اسرائیلیوں کی باتیں تسلیم کرلیں گے تو ہمارے پاس بچے گا کیا؟ پھر مسلمانوں ہی میں سے نعوذ باللہ حج اور عمرے کو برا بھلا کہا جائے گا۔ لوگ کہیں گے کہ ''یہ سب عیاشی ہے''۔ اور دبے لفظوں میں یہ کہا جانے بھی لگا ہے۔ پھر کہا جائے گا: ''قربانی کی ضرورت ہی کیا ہے؟''۔ پھر ہماری زبان بدل جائے گی، پھر ہماری نظریں بدل جائیں گی۔ یوں رفتہ رفتہ وہ ثقافتی، تعلیمی اور مذہبی و اخلاقی حوالے سے بھی آگے بڑھتے جائیں گے، بلکہ بڑھ رہے ہیں۔

قیامِ اسرائیل سے اب ۷۵ برسوں تک دہشت گردی اور نسل انسانی کے مٹانے کے رویے میں وہاں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ جو بھی وزیراعظم آتا ہے، (اِس طبقے کا یا اُس طبقے کا)، اس نے اسرائیل کی توسیع ہی کی ہے۔ شروع میں جب اسرائیل کو برطانیہ کی جانب سے بسانے کی

اجازت دی گئی تھی تو نتیجے میں انھیں سات، آٹھ، یا دس فی صد زمین دی گئی تھی۔ مگر سوچنے کی بات ہے کہ کیوں یہ ریاست آج اس حد سے بھی آگے بڑھ گئی ہے؟ مقامی فلسطینی آبادی گھٹ گئی اور یہودی آبادی بڑھ گئی ہے۔ تو یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا؟ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ اسرائیل کی کوئی حدود ہی متعین نہیں ہیں۔ دنیا کا یہ واحد ملک ہے جس کی کوئی حدود نہیں ہیں۔ یہودی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ''اے اسرائیل تیری سرحدیں دریائے نیل سے دریائے فرات تک ہیں''۔

امریکی کار کمپنی فورڈ کے بانی ہنری فورڈ نے یہودیوں کے خلاف اپنی معروف کتاب The International Jews ترجمہ عالمی یہودی فتنہ گر از میاں عبدالرشید میں صہیونیوں کی کئی خفیہ سازشوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں فورڈ لکھتا ہے کہ ''کالجوں میں بھی یہودیوں نے وہی طریقہ اختیار کیا ہے، جس سے وہ ہمارے گرجوں کو تباہ کر چکے ہیں۔ نوجوانوں کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ وہ ایک نئی عظیم تحریک میں حصّہ لے رہے ہیں جو انسانوں کی فلاح کے لیے ہے''۔ وہ سوال کرتا ہے کہ پھر اس کا علاج کیا ہو؟ کہتا ہے کہ ''علاج بالکل آسان ہے۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ ان تمام افکار کی پشت پر یہودی ہیں، جو ہمیں اپنے ماضی سے منقطع کر کے آئندہ کے لیے مفلوج کرنا چاہتے ہیں۔ انھیں بتایا جائے کہ وہ (عیسائی طلبہ) ان لوگوں کی اولاد ہیں جو یورپ سے تہذیب لے کر آئے۔ تہذیب ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ اور اب یہ یہودی ہمارے اندر گھس آئے ہیں۔ ان کی نہ کوئی تہذیب ہے نہ مذہب''۔ وہ مزید آگاہ کرتا ہے کہ ''یہودیوں کی مطبوعات، کتابوں، پمفلٹوں، اعلانوں، اوران کے اداروں کے دستوروں سے ثابت ہے کہ ان کے اندر غیر یہودیوں کے لیے سخت نفرت پائی جاتی ہے'' (ص ۱۴، ۱۵)۔ آگے زور دیتے ہوئے وہ کہتا ہے: ''اب ہر حکومت کو یہودی مسئلے کا نوٹس لینا پڑے گا کیونکہ اس وقت یہ مسئلہ دنیا کے تمام مسائل سے عظیم تر ہو چکا ہے۔ اور ساری دنیا کے چھوٹے بڑے قومی یا بین الاقوامی مسائل، اسی کی کوکھ سے جنم لے رہے ہیں'' (ص ۵۷)۔ ہنری فورڈ کا زمانہ ۱۹۳۳،۳۴ء کا تھا، جب جرمنی میں ہٹلر برسرِ اقتدار تھا۔ ہٹلر نے اس کتاب پر فورڈ کو مبارک باد بھی دی تھی۔ کیونکہ اس نے ہٹلر کے کام کو علمی لحاظ سے مزید آسان کیا تھا۔

ایک اور اہم شخصیت نے بھی یہودیوں کی خباثت اور گہری سازشوں سے پردہ اٹھایا ہے۔

امریکی سی آئی اے کا ایک سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر جان کولمین تھا، جو اپنی تحقیقی کتاب The Conspirators Hierarchy, the Committee of 300 میں، جو اس کے بقول صہیونیوں کی 'نادیدہ عالمی تنظیم' ہے، انکشاف کرتا ہے کہ یہ لوگ دنیا بھر میں ایسی جنسیاتی و ہذیانی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں، جس میں کسی قسم کا کوئی خوف، جھجک، اور شرم نہ ہو۔ ڈاکٹر کولمین نے اس مقصد کے لیے ایک نئی اصطلاح استعمال کی ہے: Mindless Sex۔ یعنی ایسی شہوت اور بدکاری جس میں کوئی بھی، کسی سے بھی، کہیں بھی، اور کسی طرح بھی، باہمی مصروف ہوجائے۔ (ص ۵۴)

یہ سوچنا چاہیے کہ ان کی ایک خفیہ تنظیم فری میسنری ہے۔ عظیم ملک ترکی کو انھوں نے اسی فری میسنری تنظیم کے سائے میں کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا۔ اور اب وہ پاکستان کے وجود کے درپے ہیں۔ ان کی نظریں ایٹم بم اور پاکستان کی سلامتی پر ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان میں ۷۰ء کے عشرے میں ایک کامیاب مہم کے نتیجے میں صہیونیوں کی 'فری میسنری تنظیم' پر پہلے ہی پابندی لگائی جاچکی ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ زمین پر وہ پابندی غیرمؤثر ہوچکی ہے۔ اس 'سافٹ دہشت گرد تحریک' کے بارے میں پاکستانی قومی سلامتی کے اداروں کو حساس اور خبردار ہونا چاہیے۔

غرض یہ تو اپنے مقاصد کو لے کے چل ہی رہے ہیں۔ ان کے پروٹوکولز کے کل ۲۴ باب ہیں جنھیں ہمیں ضرور ہی پڑھنا چاہیے۔ مطالعہ کرنا چاہیے کہ دنیا پر ان یہودیوں نے کس طرح قبضہ کیا تھا؟ انقلاب انگلینڈ اور انقلاب اسپین انھی کی سازشوں کی وجہ سے آیا تھا۔ انقلاب اسپین میں ملکہ اور بادشاہ کے سروں کو اُڑایا گیا تھا، وہ عمل بھی انھی صہیونیوں نے انجام دیا تھا۔ یہ کہیں بھی ہوں، فساد کرتے ہیں۔ اور یہ وہ قوم ہے جس کے دل میں رائی کے برابر بھی رحم نہیں ہے۔

یہودی، اقوام متحدہ سمیت دنیا کے ہر بڑے عہدے پر موجود ہیں اور وہی مسلم ممالک کی معاشی و سیاسی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ آئی ایم ایف کے شکنجے میں کسے جانے والے تمام بجٹوں کے مشیر اصل میں یہی بڑے یہودی عہدیدار ہوتے ہیں۔